رشید اختر

مسلمان مؤرخین

(سلسلہ کے لیے دیکھیے ثقافت مارچ ۱۹۶۷ء)

ابن عساکر

علی بن حسن ابوالقاسم المعروف بہ ابن عساکر گو امام اہل حدیث فی زمانہ تھے اور السبکی کے بیان کے مطابق وہ ناصر السنہ و خادمہا تھے مگر ان کی شہرت ایک محدث سے زیادہ ایک مؤرخ کی حیثیت سے ہوئی۔ ان کی کتاب "تاریخ دمشق" تاریخ اسلام کا ایک گراں بہا سرمایہ ہے۔ ایسا سرمایہ جس پر مسلمان ہمیشہ فخر کرتے ہیں۔ سبکی، ابن خلکان، ابن العماد اور یاقوت حموی کے بیان کے مطابق اس کتاب کی اسی جلدیں ہیں[1]۔ سبکی کہتے ہیں کہ اس ضخیم کتاب کو جس شخص نے بھی پڑھا اس نے اس جلیل القدر امام کے بلند مرتبہ کو محسوس کر لیا، اور اس نے جان لیا کہ یہ علم کا بدر تمام ہیں[2]۔

صاحب تاریخ اللغہ کا بیان ہے کہ ابن عساکر نے اپنی جس کتاب تاریخ دمشق کی وجہ سے شہرت پائی وہ تاریخ بغداد کے نہج پر لکھی گئی ہے مگر تاریخ بغداد صرف چودہ جلدوں میں سمائی تھی یہ جلیل القدر کتاب اسی جلدوں تک پھیل گئی۔ ابن عساکر نے اس کتاب میں شروع دور سے لے کر اپنے وقت تک کے تمام علماء، حکماء، اور مدبرین کا ذکر کافی تفصیل سے کیا ہے[3]۔ لیکن مورخ الخطیب کی طرح ابن عساکر نے صرف ان ہی علماء کے ذکر پر اکتفا کیا ہے جو دمشق آئے۔ غور کیا جا سکتا ہے کہ ان علماء کی تعداد کتنی زیادہ ہوگی کہ ان کے حالات ۸۰ جلدوں میں آئے۔ بدنصیبی یہ ہے کہ اس کتاب کے صرف آٹھ حصے

---

(۱) ابن خلکان جزء ۲۔ السبکی جزء ۴ ص ۲۷۳، یاقوت حموی جزء ۱۳، ابن العماد (ترجمہ ابن عساکر) (۲) السبکی جزء ۴ ص ۲۷۳ (۳) تاریخ آداب اللغہ "تاریخ دمشق"۔